

پاسپورٹ میں مذہب کے خانے کا خاتمہ سیکولرازم کی سمت ایک بھیاںک قدم

مملکت خداداد پاکستان دنیا کی وہ واحد نظریاتی اور مذہبی ریاست ہے جس کی بنیاد اور پس منظر کی سیاست اور جدوجہد آزادی میں مذہب کا استعمال سو فیصد ہوا۔ تاریخ عالم واقوام اٹھائے تو اس میں دنیا کے کئی ممالک نے مختلف طریقوں سے آزادیاں حاصل کیں لیکن سب کی آزادی کے پیچھے مختلف دنیاوی وجوہات یا مقاصد کارفرما تھے۔ مگر پاکستان اس کثرہ ارض پر اس حیثیت سے امتیازی حیثیت کا حامل ملک ہے جو مذہب اسلام اور دو قومی نظریہ کی بنیاد پر معرض وجود میں آیا۔ اسی طرح یہ جدوجہد آزادی کی دنیا میں واحد مثال ہے کہ صرف سات سال کی مختصر جدوجہد میں یہ تحریک کامیابی سے ہمکنار ہو گئی۔ اور مسلمانوں نے اس وقت کے سپر پاور برطانیہ اور متعصب ہندوؤں سے ایک الگ ریاست پاکستان حاصل کر لی تاکہ یہاں پر مسلمان اپنی الگ پہچان دینی تشخص اور مذہبی آزادی کے ساتھ رہ سکیں۔

اگرچہ بعد میں بد قسمتی سے پاکستانی حکمرانوں نے دو قومی نظریہ کو پس پشت ڈال دیا اور وہ عظیم الشان قربانیاں بھی انہوں نے بھلا دیں جن کی خاطر کئی لاکھ مسلمانوں نے جان و مال کی قربانیاں دی تھیں۔ اُس وقت سے پاکستان کے باشعور عوام مذہبی قوتوں اور سیکولر حکمرانوں کے درمیان رسہ کشی شروع ہو گئی اور ہر دور میں حکمرانوں نے کوششیں کیں کہ ملک میں سیکولرازم لادینیت اور اباحت کو ترویج دی جائے اور کسی نہ کسی صورت میں پاکستان کا جو مذہبی تشخص شناخت اور اسلامی آئین ہے اسے ختم کیا جائے۔ لہذا ہر دور میں دین اکبر کے مؤیدین نے تیشہ بائے اجتہاد کے ذریعے دین اسلام اور دو قومی نظریہ کو مشق ستم بنائے رکھا۔ خصوصاً ایوب خان اور جنرل یحییٰ نے تو اس میں کوئی کمی نہیں چھوڑی لیکن اُس وقت کے علمائے حق اور پاکستانی قوم نے ان قوتوں کا ڈٹ کر مقابلہ کیا پھر بعد میں ۱۹۷۴ء میں جب قادیانیوں کے خلاف تحریک زوروں سے جاری تھی تو اس وقت کے سیکولر ماڈریٹ مگر عوام کے نبض شناس حکمران ذوالفقار علی بھٹو مرحوم پاکستانی عوام اور مذہبی جماعتوں کے ہاتھوں مجبور ہو کر قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے پر مجبور ہو گئے۔ اور پاکستان کی پارلیمنٹ نے متفقہ طور پر ۲۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو مرزائی فرقے کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔ اور پاسپورٹ، شناختی کارڈ اور دیگر ضروری حکومتی کاغذات میں واضح طور پر مذہب کا خانہ اور دیگر ضروری تبدیلیاں اسی بنیاد پر کی گئیں کہ قادیانیوں کی الگ

ہچان ہو سکے۔ اس فیصلے کے بعد قادیانی فرقہ نے عالمی قوتوں کے ساتھ مل کر پاکستان کے خلاف ہرمحاذ پر سازشیں شروع کیں اور ہمیشہ ملک دشمن عناصر اور قوتوں کی یہ آلہ کار بنے رہے۔ انہوں نے ہر دور اور ہر زمانہ میں اپنے طور پر پوری کوششیں کیں کہ کسی نہ کسی طرح پھر مسلمانوں کے دھارے میں شامل ہو جائیں اور اقلیت کی چھاپ ان سے دور ہو جائے۔ اگرچہ انہیں کوئی خاطر خواہ کامیابی حاصل نہ ہوئی لیکن اب بد قسمتی سے موجودہ حکمرانوں کی صورت میں انہیں اپنے عزائم کی تکمیل کے لئے ایک اچھا موقع مل گیا ہے۔ انہوں نے نہ صرف ان حکمرانوں کے ذریعے ملک کی اعلیٰ ترین عہدوں تک رسائی حاصل کر لی بلکہ پالیسی ساز اداروں میں بھی ان کا عمل دخل خطرناک حد تک بڑھ گیا ہے۔ اور ملک کی داخلی و خارجی پالیسیوں میں انہی کا سکہ چل رہا ہے۔ اسی طرح انہیں اب موقع ملا تو انہوں نے پاسپورٹ جیسے اہم دستاویز میں سے مذہب کا خانہ حذف کر دیا ہے۔ کیونکہ یہ ان کے راستے میں ایک اہم رکاوٹ تھی۔ ہمارے حکمران بد قسمتی سے جو مذہبی قوتوں کو تو انتہا پسندی کا طعنہ دیتے ہوئے تھکتے نہیں خود سیکولر ازم اور امر کی حمایت میں انتہا پسندی کی انتہا کو چھونے لگے ہیں۔ انتہا پسندی تو اسی کو کہتے ہیں کہ اپنے خیالات دوسروں پر مسلط کئے جائیں۔ پندرہ کروڑ عوام پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کی بحالی کے حق میں ہیں اس کے علاوہ پوری قوم سیکولر ازم مغربی کلچر کی درآمد حد سے زیادہ امریکہ کی خوشامد، دو قومی نظریہ اور مذہب کے خلاف جاری مذاق کی مخالف ہے لیکن دوسری جانب کچھ سیکولر حکمران اکثریت کا فیصلہ نہیں مان رہے اور اپنی قوم اور دستور پاکستان کی کھلم کھلا خلاف ورزیاں کر رہے ہیں۔ کبھی حکمران داڑھی کا مذاق اڑا رہے ہیں تو کبھی برقعے کی عصمت کے حصے بخرے کئے جا رہے ہیں۔ کبھی مجروں اور ہسنت کی سرکاری سرپرستی کی جاتی ہے تو کبھی شراب کی خصوصیات بیان کی جاتی ہیں۔ کبھی جہاد کی نفی کی جاتی ہے تو کبھی مجاہدین اسلام کو دہشت گرد بنا کر پیش کیا جاتا ہے۔ اور کبھی اپنی ہی قوم اور اپنے ہی وطن کو اس بناء پر مشق ستم بنایا جاتا ہے کہ انہوں نے مجاہدین اسلام کو کیوں پناہ دی ہوئی ہے۔ الغرض حکمران اک طرف تماشہ ہیں۔

اپنے آپ کو اسکا، فلسفی اور ”نجات دہندہ“ ”روشن خیال“ سمجھتے ہوئے کتنے ہی حکمران ماضی میں بھی سریر آرائے مسند اقتدار ہوئے لیکن نتیجہ میں صرف اپنی حسرتوں کے چٹائیں ہی لے کر کوچہ اقتدار اور اس دنیا سے بے آبرو ہو کر نکلے۔ مگر پاکستان کے باشعور عوام کے دلوں سے دو قومی نظریہ اور مذہب اسلام کی چھاپ ختم نہ کر سکے۔ ظلمت شب کی طرف داروں سے روشنی دنور کی تمنا کرنا بھی خود فریبی ہے۔ ان کے ماضی کے ”کارناموں“ اور حال کے ”منصوبوں“ سے پاکستانی قوم پوری طرح آگاہ ہے۔ یہ ہزار تاریخوں کا عجب مذہب اسلام اور دو قومی نظریہ کے گرد نہیں لیکن انشاء اللہ یہ مملکت پاکستان کے اصل اسلامی تشخص کا بال بھی بیکا نہیں کر سکتے۔ محض کاغذوں سے اسلام کا لفظ مٹانے سے دلوں کی کتابوں سے اسلام کا نقش نہیں دھویا جاسکتا۔ پھر جس دور میں بھی اسے مٹانے کی کوشش کی گئی مٹانے والے خود مٹ گئے لیکن اسلام کی چکا چوند ماند نہ ہو سکی اور ہر دور اور ہر زمانے کی ظلمت شب میں یہ بدر کا کل بن کر ابھرا۔

مرافقش ہستی نہیں مٹنے والا بتوں کے مٹانے سے مٹا نہیں ہے

ہم ختم نبوتؐ کے پلیٹ فارم سے جاری جدوجہد کی بھرپور تائید و حمایت کرتے ہیں اور انہیں یقین دلاتے ہیں کہ مجلہ ”الحق“ اس تحریک میں ان کے ساتھ حسب سابق اس جدوجہد میں رفیق سفر ہے۔ اور حکمرانوں کا اس وقت تک تعاقب کیا جائے گا جب تک کہ حکومت پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کو بحال نہ کرے۔

وفیات:

ایک انمول دوست کی شہادت

یہ دنیا دار الامتحان اور دار آزمائش ہے۔ یہاں قدم قدم پر انسان کو آلام و مصائب و مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ کوئی دن اور کوئی لمحہ ایسا نہیں ہے جس میں انسان کی قبائے چاک میں درد کے پیوند نہ لگیں۔ اگر اللہ کا وجود اور تصور آخرت مسلمانوں کے سامنے نہ ہوتا تو اس دنیا کے ظالمانہ نظام اور اس کے ستم ہائے شب و روز سے انسان دیوانہ ہو جاتا۔ حادثات کی دھوپ اور شدت سے اگر چہ اب پختہ ہو کر کندن بن گیا ہوں لیکن پھر بھی کوئی نہ کوئی ایسا حادثہ ضرور واقعہ پذیر ہو جاتا ہے جس سے میرے صبر و رضا کے سارے بندھن ٹوٹ جاتے ہیں۔ اور گھبراہٹ اور وحشت کہیں کا نہیں چھوڑتی۔ کیوں گردشِ مدام سے گھبرا نہ جائے دل انسان ہوں پیالہ و ساغر نہیں ہوں میں

ایسا ہی ایک جائگاہ حادثہ گزشتہ دنوں ۴ مارچ ۲۰۰۵ء بروز جمعہ کو واقعہ ہوا جس سے سکون و اطمینان کی ساری جمع پونجی لٹ گئی۔ آج قلم کسی نامور علمی شخصیت، سیاسی و ملی کردار کی یاد میں آنسو نہیں بہا رہا اور نہ ہی شکستہ قلم کسی ایسی بین الاقوامی شخصیت کے مناقب گنوا رہا ہے جس کی شہرت کے ڈانڈے آسمان سے ملے ہوں۔ آج ایک بہت ہی بظاہر غیر معروف اور غیر علمی شخصیت کے ایک ایسے شخص کے بارے میں قلم رقمطراز ہے جو ایک سادہ لیکن پر خلوص انسان تھے اور ان کا میرے ذمے یہ حق بنتا تھا کہ میں انہیں الفاظ و کلمات کے ذریعے خراج تحسین پیش کروں۔

کہتے ہیں کہ انسان کا سب سے قیمتی اثاثہ اس کے مخلص اور ہمدرد دوست ہوتے ہیں۔ اور پھر اس گئے گزرے عہد اور اس مطلبی زمانے میں دوست اور پھر ایسے ہمدرد بے لوث کا ہونا حقیقت میں الف لیلوی دور کی بات لگتی ہے۔ لیکن ابھی کچھ لوگ باقی ہیں جہاں میں کے مصداق میرے ایک بہت ہی قریبی عزیز (ہم زلف) اور انتہائی مخلص اور میرے دوستوں میں سے سب سے قیمتی، انمول، مخلص اور یکتا دوست خواجہ جان شہید تھے جن کو جمعہ کی شام میران شاہ شمالی وزیرستان میں ایک ظالم خونخوار قاتل نے بے گناہ و بے قصور چاک شہید کر دیا۔ میرے مخلص دوست